بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ
۲۹ شعبان ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱ /

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۱ امان ۱۳۳۷ ہش | ۲۱ مارچ ۱۹۵۸ء | نمبر ۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اردن اور عراق کی فیڈریشن کا آئین شائع کر دیا گیا

دونوں ملک اپنی سابقہ بین الاقوامی ذمہ واریاں بدستور ادا کرتے رہیں گے

بغداد ۲۰ مارچ۔ اردن اور عراق کی نئی فیڈریشن کا آئین آج شائع کر دیا گیا ہے۔ اسکے مطابق یہ دونوں ملک اپنی بین الاقوامی ذمہ واریوں سے عہدہ ہوتے رہیں گے۔ اور اپنا اپنا مخصوص نظام حکومت بھی برقرار رکھیں گے۔ آئین کی منظوری پچھلے ہفتہ اردن اور عراق کے راہنماؤں نے دے دی تھی۔ اس آئین کے دیباچہ میں کہا گیا ہے۔ کہ دونوں حکمرانوں کی منظوری سے دوسرے عرب ملک بھی نئی فیڈریشن میں شامل ہو سکیں گے دونوں ملک اردن اور عراق یونین کے قیام سے پہلے کی بین الاقوامی ذمہ واریوں کو پورا کرینگے لیکن فیڈریشن قائم ہونے کے بعد وہ جو معاہدات کریں گے۔ انہیں وفاقی حکومت کے سامنے پیش کرنا پڑے گا۔ آئین کے مطابق نئی فیڈریشن کے سربراہ عراق کے شاہ فیصل اور ان کی عدم موجودگی میں اردن کے شاہ حسین ہوں گے

چینی پر ٹیکس لگانے کے فیصلہ کا اعلان

لاہور ۲۰ مارچ۔ صوبائی وزیر خزانہ پیرزادہ عبدالستار نے کل نئے سال کے بجٹ پر چار روزہ عام بحث ختم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت نے کپاس تلہن اور گنے پر ٹیکس عائد کرنے کی تجویز واپس لے لی ہے۔ اور اس کی بجائے چینی پر دو آنے فی سیر کے حساب سے ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ چینی پر نئے ٹیکس سے حکومت کو ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔ یہ نقد آور فصلوں پر مجوزہ سیس کی آمدنی سے ۱۵ لاکھ روپے زیادہ ہے۔

ربوہ میں باسکٹ بال کا میچ

ربوہ۔ مورخہ ۱۸ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج کے نو تعمیر شدہ باسکٹ بال کورٹ پر پی۔ اے ایف سرگودھا اور تعلیم الاسلام کالج کی ٹیموں کے درمیان میچ ہوا۔ اس میں کالج کی ٹیم ۱۴ پوائنٹس کے مقابلے میں ۴۲ پوائنٹس سے جیت گئی۔

ربوہ میں چوٹی کے نامور برطانوی اور روسی سائنسدانوں کی آمد

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام مسٹر بینیٹ اور مسٹر سیڈوف کی تقاریر

آل پاکستان سائنس کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں شرکت کرنے والے بعض چوٹی کے نامور برطانوی اور روسی سائنسدان تعلیم الاسلام کالج یونین کی دعوت پر مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی کے ہمراہ پچھلے دنوں لاہور سے ربوہ آئے اور انہوں نے یہاں کالج یونین کے زیر اہتمام مختلف سائنسی موضوعات پر نہایت قیمتی لیکچر دیئے۔ جو سائنسی اعتبار سے سامعین کے لئے بہت ازدیاد علم کا موجب ہوئے۔ مختلف اوقات میں ربوہ آنے والے سائنسدانوں میں سے سائنسی ترقی کی برطانوی ایسوسی ایشن کے خزانچی مسٹر ایم۔ جی۔ بینیٹ (Mr M. G. Bennett) اور نامور روسی سائنسدان مسٹر لیونڈ سیڈوف (Mr Leonid Sedov) کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسٹر سیڈوف کو فضا میں پہلا کامیاب مصنوعی سیارہ چھوڑنے کا امتیاز حاصل ہے۔ وہ اس سائنسی کمیشن کے صدر ہیں۔ جس کا کام خلا میں پرواز کے متعلق مختلف نوعیت کی ریسرچ اور تحقیقات میں رابطہ پیدا کرنا ہے۔ روس کا یہ سائنسی ادارہ "The Commission on Co-ordination of Research on Cosmic Flights" کے نام سے موسوم ہے۔ علاوہ ازیں وہ خلا میں پرواز کی بین الاقوامی فیڈریشن کے نائب صدر بھی ہیں۔ ان کے ہمراہ روس کے ایک اور نامور سائنسدان پروفیسر نکیتان (Prof Nikitan) بھی تھے جو سائنسی علوم کی روسی اکیڈیمی کے رکن اور حرارت سے تعلق رکھنے والی طبیعاتی لیبارٹریز کے چیئرمین ہیں۔ مسٹر سیڈوف نے اس موقعہ پر تعلیم الاسلام کالج کو تحفہ کے طور پر ڈاک کے بعض وہ یادگاری ٹکٹ بھی دیئے۔ جو پہلا کامیاب سیارہ فضا میں چھوڑنے کی خوشی میں روس میں جاری کئے گئے تھے۔

سائنسی علوم کی تفہیم

برطانوی سائنسدان مسٹر ایم جی بینیٹ (Mr M. G. Bennett) نے ۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء کو

(باقی صفحہ ۸)

سکنڈری بورڈ کی سالانہ اتھلیٹکس

تعلیم الاسلام کالج کے کھلاڑی کی کامیابی

سکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے سالانہ مقابلہ جات اتھلیٹکس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طالب علم قریشی ضیاء الحق صاحب (سیکنڈ ایر) نے ۴۰۰ میٹر ہرڈل ریس میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے انعام حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے اور کالج کے لئے مبارک کرے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۸ء

مخالفت

بسلسلہ الفضل ۲۰ مارچ

کل ہم نے لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت اس ملک تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ دیگر ممالک میں بھی خاصکر اسلامی ممالک میں بعض مولوی ہمارے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب یہاں کے اکثر مخالفین اہل علم حضرات احمدیت کے متعلق صرف سطحی معلومات رکھتے ہیں۔ اور محض نقائص نکالنے کے لئے احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں اور لکتہ ویت کر کے عوام میں پھیلاتے ہیں اور انہیں اشتعال دلاتے ہیں تو بیرونی اسلامی ممالک کے لوگ خاصکر جہاں ابھی تک ہمارا باقاعدہ لٹریچر نہیں پہنچایا گیا کس طرح احمدیت کے متعلق صحیح معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کی معلومات تو مخالفانہ تحریروں تک ہی محدود ہو سکتی ہیں۔ جس سے وہ اپنی رائے قائم کریں گے۔ اسی طرح جس طرح کوئی ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب پڑھ کر اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے قائم کرے۔

حال ہی میں مودودی صاحب کے ترجمان روزنامہ تسنیم لاہور نے ترکی کے ایک اخبار سے احمدیت کے متعلق اخبار کے مدیر کی رائے نقل کی ہے جس کو پڑھ کر ایک احمدی تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے گا لیکن جس طرح کا بے معنے مگر اشتعال انگیز پروپیگنڈا احمدیت کے خلاف مخالفین احمدیت عادتاً کرتے ہیں۔ ترکی اخبار کی یہ بالکل لاعلمی پر مبنی رائے بے سمجھ اور ان پڑھ عوام اور کج فہم اہل علم حضرات پر ضرور اثر انداز ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ تسنیم نے بیان کیا ہے یہ نوٹ ترکی کے اخبار "حقانیت" میں شائع ہوا۔ جو مرد اوگان اور مہرداد اوغلو کی ادارت میں نکلتا ہے اس نوٹ کو پڑھنے سے مدیر ان "حقانیت" کی احمدیت سے قطعاً ناواقفیت کا راز خود بخود آشکار ہو جاتا ہے۔

اس میں ایسی غلط باتیں لکھی ہیں کہ ہمیں شرم آتی ہے کہ انہیں کسی صاحب علم مسلمان کی طرف منسوب کیا جائے اور یہ غلطیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں۔ کہ واقف کار مخالفین احمدیت بھی ان کو پڑھ کر ہنس دیں گے۔ اگرچہ مدیر تسنیم کو انہیں شائع کرنے میں ذرا ندامت محسوس نہیں ہوئی۔ جو صرف ہٹ دھرمی کا کرشمہ سمجھا جا سکتا ہے۔ مثلاً "حقانیت" کا عالم فاضل مدیر لکھتا ہے۔

"احمدیت دراصل قادیانیت ہی کی ایک شاخ ہے"

کیا معلومات کا دریا بہا دیا ہے باقی اکثر باتیں بھی کچھ اسی طرح جہلات اور گول مول قسم کی ہیں۔ مثلاً لکھا ہے

"یہ ایجاد شدہ اور خرافات ہے۔ نہ شیعہ نہ سنی اور نہ خوارج سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو دیگر مذاہب کی طرح سمجھا یا نہیں جا سکتا"......

....

مصر کے مفتی محمد مخلوف نے اپنے فتوے میں صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ یہ لوگ رسول مقبول کو خاتم النبیین نہیں مانتے قادیانی حضرات سورہ احزاب کی مذکورہ بالا (ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین تاقل) کو منسوخ کرتے ہیں اور اس طرح سے مرزا کی نبوت کا استدلال کرتے ہیں۔

ان سراسر مبہم گول مول اور مبنی بر مغالطہ باتوں سے واضح ہوتا ہے۔ کہ یا تو اس غریب نے خود بھی احمدیت کا مطالعہ نہیں کیا۔ اور محض مخالفین احمدیت سے چند باتیں سن کر لکھ دیا ہے۔ اور یا جیسا کہ مخالفین کا قاعدہ ہے دیدہ دانستہ احمدیت کے متعلق غلط فہمیاں ڈالنے کے ارادہ سے جھوٹی باتیں لکھ دی ہیں۔

بہر حال ایک بات اس نوٹ سے واضح ہوتی ہے۔ اور خوشکن ہے وہ یہ ہے کہ ترکی میں بھی احمدیت کی طاقت کو محسوس کیا جانے لگا ہے۔ حالانکہ تا حال جہاں تک ہمارا علم ہے ترکی میں ابھی تک جماعت احمدیہ کا کوئی باقاعدہ اسلامی مشن قائم نہیں ہوا۔ خود مدیر "حقانیت" کے اس نوٹ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے۔ کہ ترک احمدیت سے متاثر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"پروپیگنڈا مشنیری بہت تیز ہے ہمیں چاہیئے کہ اسلامی خدمات کے نام سے متاثر اور دھوکہ نہ کھائیں اور عقائد کی طرف توجہ دیں"۔

اگر حقانیت کے مدیر محترم کی نیت صحیح ہے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ احمدی اپنے صحیح عقائد ان تک نہیں پہنچا سکے اور یہ ہماری کوتاہی ہے۔ لیکن اگر غرض ان کی نیت صحیح نہیں ہے۔ اور وہ بھی کسی وجہ سے یہاں کے اہل علم حضرات کی طرح سچائی سے آنکھیں بند رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے قارئین کو احمدیت کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے ہی میں اپنا مفاد سمجھتے ہیں۔ تو پھر بھی یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم احمدیت کے صحیح عقائد سے ترکی کے عوام کو آشنا کریں۔ ترک ایک بہادر قوم ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ جب وہ صداقت سے دوچار ہوں گے۔ وہ یقیناً حقیقی اسلام کو قبول کرنے میں دریغ نہیں کرینگے چنانچہ یہی ترک قوم ہے جس نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ اور اسلامی حکومت کا خاتمہ کر دیا تھا۔ مگر ابھی ایک نسل بھی نہیں گزری تھی۔ کہ انہوں نے سچائی کو قبول کر لیا تھا۔ اور بعد کی اسلامی فتوحات کی تاریخ گویا انہوں نے ہی دراصل لکھی ہے۔

خود مدیر محترم کے اس نوٹ سے واضح ہے۔ کہ انہیں احمدیت کی اسلامی خدمات کا اعتراف ہے۔ اور وہ ان خدمات سے بے حد متاثر ہیں۔ اور انہیں یقین ہے کہ ترک بھی ان سے ضرور متاثر ہو سکتے ہیں۔

ضروری اعلان

امسال "یوم مسیح موعود" ۳۰ مارچ کو ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی منظوری سے امسال "یوم مسیح موعود" ۳۰ مارچ (بروز اتوار) کو ہوگا۔ واضح ہو کہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کی رو سے یہ امر ثابت ہے کہ سب سے پہلی بیعت جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لدھیانہ کے مقام پر لی تھی۔ وہ مارچ ۱۸۸۹ء کے آخری عشرہ میں ۲۳ مارچ کو لی گئی تھی۔ اور جماعت احمدیہ کا قیام معرض وجود میں آیا تھا۔ اس مبارک موقعہ کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات و معجزات نیز آپ کے احسانات اور تعلیمات کے تذکرہ کے لئے تقریب منانا مناسب ہے۔ اس بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سے استصواب کیا گیا۔ تو حضور نے اس کی اجازت فرمائی۔ جماعتوں کے امراء صدر صاحبان اور عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور رپورٹیں بھی بھجوائیں۔

نوٹ:۔ ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ ہے لہذا امسال ۳۰ مارچ کو "یوم مسیح موعود" کی تقریب منائی جا رہی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

رمضان کے مسائل کا خلاصہ

ایک مبارک مہینہ کی مبارک عبادات

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان کے زمانہ میں لازماً اور اس کے بعد بھی جب تک صحت اچھی رہی یہ خاکسار ہر رمضان سے پہلے رمضان کے مسائل اور اس کی برکات کے متعلق احباب جماعت کے فائدہ کے لئے لمبے لمبے تحقیقی مضمون لکھا کرتا تھا مگر اب کسی مفصل مضمون کی طاقت نہیں پاتا اسلئے ثواب کی خاطر سے ذیل کے مختصر سے سادہ فقرات پر اکتفا کرتا ہوں۔ شاید یہ چند سطور دوستوں کو اِس مبارک مہینہ کی غیر معمولی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلانے میں کار آمد ثابت ہوں۔

(۱) زمانہ جاہلیت میں رمضان کے مہینہ کا نام ناطق ہوتا تھا اسلام میں اس کا نام بدل کر رمضان کر دیا گیا۔ رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے۔ جس کے معنی تپش اور گرمی کی شدت کے ہیں۔ اس مہینہ کو یہ نام اسلئے دیا گیا ہے تا اس کی روحانی تاثیر کی طرف اشارہ کیا جائے جو یہ ہے کہ اس مہینہ کے روزے اور اس کا قیام اللیل اور اس کی دعائیں اور اسکی تلاوتِ قرآنی اور اس کے صدقہ و خیرات اور اس کے آخری عشرہ کا اعتکاف سچے مومنوں کے دلوں میں غیر معمولی روحانی حرارت پیدا کر دیتے ہیں جس کی لذت کو وہی لوگ پہچانتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔

(۲) اس مہینہ کو اس غیر معمولی عبادت کے لئے اسلئے چُنا گیا ہے کہ اس میں قرآن کے نزول کا ابتداء ہؤا تھا جیسا کہ فرمایا شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور چونکہ کلام پاک کے نزول کی ابتداء اپنے اندر غیر معمولی برکات رکھتی ہے جن کے ذریعہ گویا آسمان کی کھڑکیاں کھول دی گئیں اسلئے اس کی یاد میں اس مہینہ کو غیر معمولی عبادات کے لئے چُنا گیا۔ گویا اس مہینہ میں ہر سچا مسلمان اپنے آسمانی آقا سے عرض کرتا ہے کہ خدایا چونکہ تونے میرے لئے ان ایام میں اپنے ابدی کلام کے سننے کا دروازہ کھولا اسلئے مَیں بھی اس کی یاد میں اس مہینہ کو تیری خاص عبادت میں گذاروں گا۔ اسی لئے خدا فرماتا ہے کہ ہر عبادت کے لئے ایک مخصوص اجر ہوتا ہے لیکن روزہ کا اجر مَیں خود ہوں۔

(۳) رمضان کی مخصوص عبادت صوم یعنی روزہ ہے جس کے معنی نفسانی خواہشات سے رُکنے کے ہیں کیونکہ اس میں انسان سحری کے وقت سے لیکر غروب آفتاب تک خدا کی خاطر کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے سے پرہیز کرتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ سے گویا ایک عملی عہد باندھتا ہے کہ مَیں تیرے لئے اور تیرے دین کے لئے ضرورت پیش آنے پر اپنی جان اور اپنی نسل تک کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کرونگا۔ اور روزہ میں بھوکا پیاسا رہنے میں ایک غرض یہ بھی ہے کہ تا مسلمانوں میں اپنے غریب بھائیوں کی غربت اور تنگ حالی کا احساس پیدا کیا جائے اور بتایا جائے کہ دیکھو تم ایک دن کے روزہ میں کتنی تکلیف اٹھاتے ہو اور پھر خود سوچ لو کہ تمہارے غریب بھائی جن کی گویا ساری عمر ہی بھوک پیاس میں گذرتی ہے ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ روزہ ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے سوائے اس کے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں بیمار ہو یا سفر پر ہو اس صورت میں خدا نے یہ رعایت دی ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد صحت ہونے پر یا سفر کی حالت ختم ہونے پر گنتی پوری کرلے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص خدائی رعایت سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ گویا خدا کو سینہ زوری سے راضی کرنا چاہتا ہے اور یہ طریق خدا کو پسند نہیں۔

(۴) جو شخص ضعیف العمری یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے نہ تو رمضان میں روزے رکھ سکتا ہو اور نہ رمضان کے بعد گنتی پوری کرنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے خدائی حکم یہ ہے کہ روزہ کی بجائے اپنی حیثیت کے مطابق کسی غریب کو فدیہ ادا کر دے۔ فدیہ کھانے کی صورت میں یا نقدی کی صورت میں ہر دو طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور بعض اولیاء نے فدیہ کے حکم کو اس رنگ میں بھی لیا ہے کہ خواہ رمضان کے بعد گنتی پوری کرنے کی امید ہو پھر بھی مناسب ہے کہ رمضان کے روزوں سے محرومی کی تلافی کے لئے فدیہ ادا کر دیا جائے اور صحت ہونے پر یا سفر سے واپس آنے پر روزے بھی رکھ لئے جائیں۔

(۵) رمضان کے مہینہ میں روزوں کے علاوہ نفل نمازوں پر بھی خاص زور دیا گیا ہے اور نفل نمازیں **تہجد کی نماز** کو خاص الخاص مقام حاصل ہے۔ تہجد کے یہ معنی ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں کچھ وقت سونے کے بعد رات کے آخری حصہ میں اُٹھ کر چند رکعت (مسنون تعداد آٹھ رکعت ہے) نماز ادا کی جائے۔ اور اگر وتر پہلے وقت میں عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھ لئے گئے ہوں تو انہیں بھی نماز تہجد کے ساتھ شامل کر لیا جائے۔ اس طرح یہ گیارہ رکعت نماز ہو جاتی ہے جن میں سے دس رکعتیں دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں اور آخری رکعت اکیلی پڑھی جاتی ہے۔ گو آخر میں وتر کی تین رکعتیں اکٹھی پڑھنا بھی جائز ہے۔ تہجد کے بعد اور صبح کی نماز سے قبل پھر کچھ وقت کے لئے لیٹ کر آرام کرنا سنت ہے۔

تہجد کی نماز کو انسان کی روحانی ترقی کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے کہ ہر انسان کا ایک مقامِ محمود ہؤا کرتا ہے جو اس کی ترقی کا آخری نقطہ ہوتا ہے اور اپنے مقامِ محمود تک پہنچنے کے لئے تہجد کی نماز بہترین زینہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامِ محمود سب سے بالا سب سے اونچا سب سے ارفع اور سب سے بلند تر ہے جسے قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تہجد سے اُتر کر نفلی نمازوں میں ضحیٰ کی نماز بھی ایک بابرکت نماز ہے جسے عوام الناس چاشت یا اشراق کی نماز کہتے ہیں جو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں ادا کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام اس کے التزام کا بھی خیال رکھتے تھے۔

نوٹ:۔ رمضان کے متعلق یہ رعایت ہے کہ عوام الناس کی سہولت کے لئے تہجد کی نماز رات کے آخری حصہ میں ادا کرنے کی بجائے عشاء کی نماز کے بعد ادا کرلی جائے۔ ہر دو صورت میں رمضان کی نفلی نماز جو رات کے وقت باجماعت ادا کی جائے **تراویح** کی نماز کہلاتی ہے۔

(۶) رمضان میں تلاوت قرآن مجید پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان میں حضرت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن کا ایک دَور پورا کیا کرتے تھے لیکن جب قرآن کا نزول مکمل ہو گیا تو جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں آپ کے ساتھ دو دَور پورے کئے۔ اسلئے بہتر اور افضل یہی ہے کہ رمضان میں قرآن مجید کے دو دَور مکمل کئے جائیں۔ اس تکرار میں یہ اشارہ ہے کہ ہم قرآن کو ایک دفعہ پڑھ کر چھوڑ نہیں دیں گے۔ بلکہ بار بار پڑھتے اور دُہراتے رہیں گے۔ قرآن مجید کی تلاوت کا بہترین طریق یہ ہے کہ اُسے پڑھنے والا ہر رحمت کی آیت پر خدائی فضل و رحمت کی دُعا مانگے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کرتا ہؤا آگے گذرے اور خدائی کلام کو سمجھ کر پڑھنے کی عادت ڈالے۔

(۷) رمضان کا مہینہ دُعاؤں کے ساتھ بھی خاص جوڑ رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی مَیں رمضان میں اپنے بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کو خاص طور پر

سنتا ہوں۔ جو ہستی پہلے ہی انسان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اس کے اور بھی زیادہ قریب ہو جانے کی شان کا کیا کہنا ہے! پس رمضان میں ذاتی اور جماعتی دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے اور بدقسمت ہے وہ انسان جس پر رمضان آئے اور گذر جائے اور پھر بھی اس کی جھولی خالی کی خالی رہ جائے۔ دعاؤں میں درد اور اضطراب کی کیفیت پیدا کرنا اور خدا کے متعلق ایسا یقین کرنا کہ وہ ہمارے سامنے ہے اور ہم اس کے سامنے ہیں۔ قبولیت دعا کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور یہ ذریعہ عمل صالح کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ دعاؤں کے علاوہ ذکر الٰہی پر بھی بہت زور ہونا چاہیئے اس ضمن میں تسبیح تحمید تکبیر اور کلمہ طیبہ چوٹی کے اذکار سمجھے جاتے ہیں

(۸) رمضان میں صدقہ و خیرات پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ گویا کہ اس مبارک مہینہ میں سب مسلمان ایک کنبہ کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور ایک کا دکھ سب کا دکھ بن جاتا ہے۔ سخت شقی ہے وہ انسان جو رمضان میں عیش منائے اور اس کے ہمسائے نانِ جویں تک کو ترسیں اور روٹی کی خشکی کو پانی سے تر کرنے کے سوا کوئی صورت نہ پائیں۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ باوجود مالی غربت اور عسرت کے آپ کا ہاتھ رمضان کے مہینہ میں غریبوں کی مدد کے لئے اس طرح چلتا تھا جس طرح کہ ایک ایسی تیز آندھی چلتی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ عید الفطر سے قبل صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔

(۹) رمضان کا آخری عشرہ خاص طور پر بابرکت عشرہ ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے نزول کی ابتداء اسی عشرہ میں ہوئی تھی۔ اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ شد مئزرہ وایقظ اھلہ واحیٰ لیلہ یعنی اس عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے تھے اور اپنے اہل کو نمازوں کے لئے جگاتے تھے۔ اور اپنی راتوں کو عبادت کے ذریعہ زندہ کر دیتے تھے۔ اسی عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بھی ادا کی جاتی ہے۔ جس میں اعتکاف بیٹھنے والا اپنے آپ کو خانۂ خدا میں محصور کر کے اس کی عبادت کے لئے کلیۃً وقف ہو جاتا ہے یہ ایک قسم کی جزوی رہبانیت ہے جو مومنوں کے دل و دماغ میں غارِ حرا کی سی چاشنی پیدا کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے مگر اعتکاف دوسروں کی ریس میں بیٹھنا اور مسجد میں بیکار گفتگو کی مجلسیں جمانا اعتکاف کی برکت کو زائل کر دیتا ہے۔ اعتکاف کے لیل و نہار صرف نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف رہنے چاہیئیں

(۱۰) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول پاکؐ کے ارشاد کے مطابق رمضان کے آخری عشرہ میں ایک خاص رات آیا کرتی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں یہ رات جو طاق راتوں میں سے کسی رات میں آتی ہے بہت مبارک رات ہوتی ہے۔ جس میں رحمت کے فرشتوں کا خاص نزول ہوا کرتا ہے جو نیچے جھک جھک کر سچے مومنوں کی دعاؤں کو اچکتے ہیں، ففی ذالک فلیتنافس المتنافسون۔

(۱۱) ایک خاص بات درود کی کثرت ہے جس پر رمضان کی مبارک گھڑیوں میں بہت زور ہونا چاہیئے۔ درود ایک نہایت بابرکت دعا ہے۔ اس میں دراصل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات کی بلندی اور آپ کے مقاصد کی کامیابی اور آپ کے لائے ہوئے مشن کی بامرادی سب شامل ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں احمدیت کی ترقی بھی درود ہی کے تحت آتی ہے پس روزہ رکھنے والوں کو رمضان کے مہینہ میں درود پر بھی بہت زور دینا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رات درود کی اتنی کثرت کی گویا آپ کا رگ و ریشہ درود سے معطر ہو گیا۔ اسی رات کے آخر میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ خدائی فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کر لا رہے ہیں۔ اور آپ کے مکان میں ان مشکوں کا منہ کھول کر انہیں خالی کرتے جاتے ہیں۔ اس پر ایک آواز آئی کہ یہ تیرے درود کا ثمرہ ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ درود پر اتنا زور دیں کہ ان کی زبانیں اس کے ذکر سے تر ہو جائیں۔

اللّٰھم صلی علی محمد و علی اٰل محمد و بارک و سلم
و یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما۔

خاکسار:-

مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۸ مارچ ۱۹۵۸ء

آہ ہمشیرہ طینت مرحومہ

از مکرم سید عبد الغفور صاحب سیالکوٹ

میری پیاری ہمشیرہ سیدہ طینت (اہلیہ سید جواد علی صاحب بی اے مبلغ امریکہ) پٹسبرگ امریکہ ہسپتال میں ۲۹ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ۝

عزیزہ مرحومہ کو ابھی وہاں گئے چار ماہ کا عرصہ بھی نہیں ہوا تھا کہ دل کی بیماری کے عارضہ کے باعث ہسپتال داخل ہونا پڑا۔ ابھی اصل بیماری کا علاج شروع بھی نہیں ہوا تھا کہ نمونیہ کا حملہ ایسا سخت ہوا کہ جان لیوا ہی ثابت ہوا۔

ہمشیرہ مرحومہ ادیب عالم اور میٹرک تک تعلیم یافتہ تھی اور سلائی کے دو کورس کئے ہوئے تھے۔ مرحومہ نے اپنی زندگی اسلام و احمدیت کی خدمت کے لئے ۱۹۵۲ء میں پیش کی جو حضور نے قبول فرمائی۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۵۳ء میں مرحومہ کا نکاح سید جواد علی صاحب سے پڑھا۔ اور اسی وقت ستمبر ۵۳ء میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تقریباً ایک سال بعد ۵۴ء میں سید جواد علی صاحب کو امریکہ بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ اپنے فرائض تبلیغ اسلام کے سلسلے میں سرانجام دے رہے ہیں

نومبر ۵۷ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ نوازش سید جواد علی صاحب کی درخواست منظور فرما کر ان کی اہلیہ اور تین سالہ بچی کو امریکہ جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ اس طرح مرحومہ دسمبر کے شروع میں امریکہ پہنچ گئی۔ مگر افسوس مرحومہ کی زندگی نے وفا نہ کی۔ یہاں مرحومہ کی ۷۰ سالہ بوڑھی والدہ اور پچاس سالہ بڑی ہمشیرہ کے لئے یہ سانحہ بہت ہی رنج کا موجب بنا ہے۔ اور پردیس کی موت اور بچی کی وجہ سے ہم سب بھائیوں کو بھی سخت رنج ہو رہا ہے۔ احباب کرام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ قادر مطلق ہم سب لواحقین کو صبر دے۔ مرحومہ کی بچی کا حافظ و ناصر ہو۔ جواد علی صاحب کو صبر اور ہمت دے۔ جو پردیس میں ہیں۔ احباب سے نماز جنازہ غائبانہ کی بھی استدعا ہے۔

(غمزدہ سید عبد الغفور دیوان ہاؤس سیالکوٹ شہر)

محترم شیخ محمد حسین صاحب کی وفات

میرے محترم دادا جان جناب شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ قانونگو و سابق پریذیڈنٹ محلہ دار الفضل قادیان (والد ماجد جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی اے ناظر بیت المال قادیان) مورخہ ۵۸/۳/۱۲ کو شیخوپورہ میں ۷۵ برس کی عمر میں وفات پا گئے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ مرحوم کو امانتاً مقبرہ بہشتی میں مورخہ ۵۸/۳/۱۴ بعد نماز فجر دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم سلسلہ کے دیرینہ خادم اور کارکن تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے تھے ۱۹۰۷ء میں بیعت کی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد انور خان ۱۳۱۲ او نیا منڈی لاہور چھاؤنی)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کی اہلیہ صاحبہ تقریباً دو ماہ سے قادیان میں بیمار ہے۔ اب حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

عطاء اللہ چیمہ۔ چناب ٹرانسپورٹ کمپنی برانچ آفس سرگودھا

تمباکو اور حقہ نوشی

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں ہے والذین ھم عن اللغو معرضون (پ ۱۸) کہ مومنوں کی یہ شان ہے کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان آیات کی اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں نہایت لطیف تفسیر فرمائی ہے اور روحانی ترقی کے لئے اس تفسیر کا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ حضور نے روحانی مراتب ستہ کے بالمقابل جسمانی مراتب ستہ کا ذکر کیا ہے اور بتایا کہ جیسے انسانی بناوٹ کے لئے بنیادی طور پر نطفہ کا ہونا ضروری ہے اور نطفہ سے ترقی کر کے علقہ اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظام اور مکمل بناوٹ انسانی کے لئے ان مراحل کا طے کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح روحانی مراتب ستہ کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ اول نمازوں میں خشوع اور خضوع ہو۔ جیسا کہ آیت قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون کا مفہوم ہے اور دوم لغویات سے اعراض ہو جیسا کہ آیت والذین ھم عن اللغو معرضون کا مفہوم ہے گویا روحانی اعلیٰ مقام کے حصول کیلئے درجہ بدرجہ ترقی کرنا ضروری ہے جیسے نطفہ نہ ہو تو علقہ کیسے بنے گا اور اگر علقہ نہیں تو مضغہ کیسے بنیگا اسی طرح اس کے بالمقابل روحانیات میں پہلا درجہ یہ ہے کہ نمازوں میں خشوع خضوع ہو۔ اور اگر کوئی شخص نمازیں تو باقاعدگی سے ادا کرتا ہے۔ مگر اس کی نمازوں میں خشوع خضوع نہیں ہے تو کہا جائیگا کہ ابھی اس شخص کو روحانیت کا پہلا درجہ بھی حاصل نہیں جب پہلے درجہ کے شرائط پائے جائیں یعنی نمازوں میں خشوع خضوع ہو تو ایسا شخص دوسرے درجہ میں ترقی کر جائے گا۔ اور اس درجہ میں ترقی پانے والے کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ لغویات سے اعراض کرے۔ اگر ایک شخص خدا کی توفیق سے نمازوں میں خشوع وخضوع رکھتا ہے مگر لغویات سے اعراض اور پرہیز نہیں کرتا تو وہ شخص اگلے روحانی درجات پر ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا وہ پہلی اور دوسری کلاس کے ہیر پھیر میں ہی گھرا رہتا ہے نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ لغویات سے اعراض جیسا کہ آیت والذین ھم عن اللغو معرضون سے مفہوم ہوتا ہے۔ معمولی درجہ نہیں۔ اگر انسان نمازوں میں خشوع وخضوع کے ساتھ نیکیاں بجالائے اور لغو کاموں سے پرہیز کرے تو پھر اگلے درجات میں ترقی کے قابل ہوگا ورنہ نہیں۔ اب رہا یہ سوال کہ لغو کام کیسے ہوتے ہیں۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے والذین ھم عن اللغو معرضون اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے۔ ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ہوتا تو آپ اپنے صحابہ رضی کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲) "تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا۔ لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا۔ تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔"

(البدر ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۳) تمباکو کی نسبت فرمایا کہ:

"یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق وفجور کی طرف رغبت ہو۔ مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے منہ میں اس سے بدبو آتی ہے۔ اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت صلعم کے وقت یہ ہوتا۔ تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔"

(البدر ۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

(۴) فرمایا "انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں آ کر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے۔ بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں۔ مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔"

(البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء)

(۵) مؤرخہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا ملخص یہ ہے میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی کہ وہ پنج وقت نمازیں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا اور بعض کی نسبت شک کیا گیا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلا توقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے کہ تا دوسروں کے لئے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ حقہ کا ترک اچھا ہے۔ منہ سے بو آتی ہے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم اس کے متعلق ایک شعر بنایا ہوا پڑھا کرتے تھے۔ جس سے اس کی برائی ظاہر ہوتی تھی۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۵۹)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اللغو کے ماتحت لکھا ہے:۔

"کل باطل معاصی لغو میں داخل ہیں۔ تاش۔ گنجفہ۔ چوسر سب ممنوع ہیں گپیں ہانکنا۔ نکتہ چینیاں کرنا وغیرہ" (درس القرآن ص۷۴۲)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ تمباکو اور حقہ نوشی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا تصریحات ہیں۔ یہ ایک لغو فعل ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اللغو کے ماتحت کل باطل معاصی تاش گنجفہ۔ چوسر گپیں ہانکنا نکتہ چینیاں کرنا وغیرہ کو شامل فرمایا ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مومنوں کو لغو سے اجتناب ضروری ہے۔

جماعت احمدیہ میں جو داخل ہوتے ہیں چونکہ ان کا مقصد پاکیزگی کا حصول ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت لغو افعال کو ترک کریں۔ اور اس طرح روحانی درجات میں ترقی کرنے کے لئے راستہ کھولیں۔

درخواست دعا

عزیزہ ریحانہ کوکب دختر ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کوکب ۱۷۔ ریس کورس روڈ لاہور کو شدید بخار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

عبدالحمید خان شوق لاہور

گمشدہ سیونگ سرٹیفکیٹ

مجھے ایک نہایت قیمتی سیونگ سرٹیفکیٹ ملا ہے جس پر احمد دین ولد شرف دین چک نمبر ۱۷۰/۱۰ مرقوم ہے۔ جو ۱۹۵۴ء میں خانیوال کے ڈاکخانہ سے جاری کیا گیا تھا۔ تلاش کے لئے خاکسار دو مرتبہ نواح خانیوال میں گیا۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ جن صاحب کا یہ سرٹیفکیٹ ہو نشان دہی کر کے مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں

شیخ سبحان علی سربراہ نمبر دار چک ۶۲/M-L ڈاکخانہ چک ۶۱/T-D-A براستہ بھکر

اعلان دار القضاء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولوی عبدالکریم صاحب آف جہلم کو بمیعاد ۳ سال ضلع جہلم کے لئے قاضی مقرر فرمایا ہے۔ لہذا متعلقین مطلع رہیں۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

احمدیہ مشن غانا (مغربی افریقہ) کا موجودہ ایڈریس

ہمارے مشن کا سابقہ ایڈریس "احمدیہ مشن ہاؤس پوسٹ بکس ۱۵۴ اکراگھانا مغربی افریقہ" تھا مگر اب پوسٹ بکس تبدیل ہو گیا ہے۔ موجودہ ایڈریس یہ ہے "احمدیہ مشن پوسٹ بکس ۲۳۲۷ اکرا گھانا مغربی افریقہ" جو احباب ہمارے ساتھ خط و کتابت کرتے ہیں وہ ایڈریس کی تبدیلی نوٹ فرمالیں۔ عبدالرشید رازی مبلغ اکرا غانا۔ مغربی افریقہ

کیا آپ کے ہاں مجلس انصار اللہ قائم ہے؟ اگر نہیں تو اس طرف فوری توجہ فرمائیگا

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ضروری اعلان

بہت سے احباب کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء جلد شائع کی جائے۔ ان کی اس خواہش کے پیش نظر کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد یہ تقریر شائع ہو کر جماعتوں میں پہنچ جائے۔ یہ تقریر نہ صرف ہماری بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی کا ایک خاکہ اور جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے بلکہ غیر از جماعت دوستوں کے لئے یہ تبلیغ کا ذریعہ ہے اس لئے جن جماعتوں کے دوستوں کو جس قدر کاپیاں درکار ہوں وہ ابھی سے دفتر کو آرڈر بھجوا دیں۔

گذشتہ مرتبہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کی تقریر احباب جماعت کی طرف سے صحیح تعداد میں اور وقت پر آرڈر موصول نہ ہونے کی وجہ سے دفتر کو دو مرتبہ "تحریک جدید کے بیرونی مشن" شائع کرنی پڑی تھی۔

نائب وکیل التبشیر - ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ اور احباب جماعت

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ جامعہ نصرت ربوہ کو محکمہ تعلیم گورنمنٹ پاکستان نے ایف۔ اے کے درجہ تک منظور کر لیا ہے۔ اب اس میں داخل ہونے والی طالبات ہر قسم کی مراعات سے جو کسی منظور شدہ کالج میں مل سکتی ہیں مستفید ہو سکیں گی۔ ہر قسم کے سرکاری و یونیورسٹی وظائف اس کالج میں داخل ہونے والی طالبات حاصل کر سکیں گی۔ نیز جامعہ نصرت کی طالبات دوسرے کالجوں میں داخلہ لے سکیں گی اور ریلوے کے سفر میں کرایہ کی رعایت بموجب قواعد لے سکے گی۔

دوست اپنی بچیوں کو اپنے کالج میں بھیج کر دینی و دنیوی فلاح حاصل کریں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔ (ناظر تعلیم۔ ربوہ)

کوہلووال ضلع گوجرانوالہ میں کامیاب جلسہ

کوہلووال ضلع گوجرانوالہ میں مکرم مہر اللہ دتہ صاحب نے اپنے لڑکے مکرم محمد شریف صاحب کی شادی کی تقریب پر ایک جلسہ کا اہتمام کیا۔ پہلا اجلاس ۱۵/۳/۵۸ کی شام کو خان عبد المجید خانصاحب آف ویرووال کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کے ظہور کی تفصیل بیان فرمائی۔ مکرم امین اللہ خانصاحب سالک نے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے احمدیوں میں پیدا شدہ عظیم الشان روحانی انقلاب احمدیت کی صداقت کی روشن دلیل ہے۔

دوسرا اجلاس ۱۶/۳/۵۸ کی دوپہر کو منعقد ہوا۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے تقریر کرتے ہوئے صداقت احمدیت کے بعض مسکت دلائل پیش فرمائے۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے احمدیت کی صداقت کو واقعات کی روشنی میں پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ ہر نازک موقعہ پر محض اپنی قدرت سے احمدیت کا حافظ و ناصر رہا۔

دونوں اجلاسوں میں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی اور محمد علی صاحب (جامعہ احمدیہ) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ (نامہ نگار)

درخواستہائے دعا

(۱) محترم بابو فضل الدین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور آنکھ کا اپریشن کرانے کے سلسلہ میں لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (شریف احمد کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ)

(۲) مکرم سید اکبر علی شاہ صاحب ساکن کیرانوالہ ضلع گجرات لمبے عرصہ سے اعصابی بیماری میں مبتلا ہیں۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ سلسلہ سے محبت رکھنے والے اور مخلص ہیں وہ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

(ڈاکٹر شمیم احمد احمدی)

ممبران انصار اللہ کی توجہ کے لئے

واضح ہو کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو جماعت کے احباب کو مختلف تنظیموں میں منظم فرمایا ہے۔ چالیس سال سے اوپر احباب کو انصار اللہ کی تنظیم میں۔ اور ۱۵ سال سے ۴۰ سال تک کے اصحاب کو خدام الاحمدیہ میں۔ اور پانچ چھ سال سے ۱۵ سال تک کو مجلس اطفال میں شمولیت کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام جماعتی کاموں کی عمدگی سے نگرانی ہو سکے۔ ۴۰ سال سے اوپر کے اصحاب انصار کہلاتے ہیں اور یہ حصہ خدا کے فضل و کرم سے جماعت کا بہترین حصہ ہے اور اس حصہ سے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے بہت سی توقعات ہیں۔ ذیل میں انصار اللہ کی شوریٰ کا فیصلہ درج کیا جاتا ہے تاکہ احباب انصار اللہ اس کے مطابق عمل بنا دیں وہو ہذا

"ہر رکن انصار اس بات کا اہتمام کرے گا کہ اس کے گھر کے سب افراد بیوی۔ بچے قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے والے ہوں۔ اور قرآن مجید کی باقاعدہ روزانہ تلاوت کرنے والے ہوں"

قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ

خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی شرح

خدام الاحمدیہ کے جملہ ارکان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی شرح حسب ذیل ہے۔

(۱) چندہ مجلس:- برسر روزگار خدام سے ماہوار آمد پر ایک پائی فی روپیہ

کالج کے طلباء سے ۴/ ماہوار۔ مڈل کلاسز کے طلباء سے ۱/ ماہوار

ہائی کلاسز " ۲/ " پرائمری " " ۱/ "

(۲) سالانہ اجتماع:- ہر خادم کم از کم ایک روپیہ چندہ ادا کرے گا۔ لیکن ۷۵ روپے سے زائد آمد رکھنے والے خدام کے لئے حسب ذیل شرح ہو گی:-

۷۶/ روپے سے ۱۵۰/ روپے تک ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ڈیڑھ روپیہ

۱۵۱/ " " ۲۰۰/ " " " دو روپیہ

۲۰۰/ روپے سے زائد آمد رکھنے والے خدام کے لئے سو یا اس کی کسر پر ایک روپیہ زائد۔ نوٹ:- صدر کو اختیار ہو گا کہ قائد کی سفارش پر غیر مستطیع خدام کو یہ چندہ معاف یا کم کر دے۔

(۳) تعمیر دفتر:- ہر خادم سے ایک روپیہ سالانہ وصول کیا جائے گا

(۴) ریزرو خدمت خلق ہر خادم سے ایک آنہ ماہوار لیا جائے گا

(۵) ریزرو فنڈ:- " " "

(۶) حفاظت فنڈ ہر برسر روزگار خادم سے ایک روپیہ سالانہ لیا جائے گا۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ

---

(۱) نیوی میں کمیشن

امتحان مقابلہ انگریزی۔ سائنس۔ ریاضی و جنرل نالج میں ۵ تا ۸ مئی ۱۹۵۸ء۔

شرائط:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج عمر ۱/۵/۵۸ کو ۱۶ تا ۱۸ ۱/۲ فارم درخواست مندرجہ ذیل پتہ سے طلب ہوں۔ نیوی ریکروٹنگ آفیسر ۵ دی مال پشاور یا A-307 پشاور روڈ۔ راولپنڈی یا ۱۳۳ ڈیوس روڈ لاہور یا پی۔ این۔ ایس دلاور کوئنز روڈ کراچی درخواست کے لئے آخری تاریخ ۱۵/۴/۵۸۔ (پاکستان ٹائمز ۲/۳/۵۸)

(۲) امتحان پولیس سروس آف پاکستان

یہ امتحان مقابلہ ۲۹/۵/۵۸ - کراچی - لاہور - ڈھاکہ میں - قواعد و فارم درخواست واپسی لفافہ بھیج کر فیڈرل پبلک سروس کمیشن انگل روڈ کراچی سے طلب ہوں۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۷/۴/۵۸۔ (پاکستان ٹائمز ۱۴/۲/۵۸)

ناظر تعلیم - ربوہ

---

(۳) میرے لڑکے محمد حسین نے دعویٰ استقرار یہ کی ہائی کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (فتح محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دلاورچیمہ)

علاقائی سمندر کی حد بدستور تین میل رکھی جائے

بین الاقوامی کانفرنس میں پاکستانی وفد کے لیڈر کی تقریر

جنیوا ۱۹ر مارچ ۔ سمندروں سے متعلق قوانین کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان علاقائی سمندروں کے لئے تین میل کی حد باقی رکھنے کے حق میں ہے۔

ستاسی ارکان کی کانفرنس میں پاکستان کی جانب سے پہلی بار اہم تقریر کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ پاکستان کی رائے میں تین میل کی اس حد کے علاوہ بارہ میل کا ایک منطقہ ماہی گیری سسٹم اور مالیات وصحت کے قواعد نافذ کرنے کیلئے مخصوص کر دیا جائے۔

پاکستانی وفد کے لیڈر نے کہا ”میرا وفد یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہے کہ ہم ایسے یک طرفہ اعلانات کو تسلیم نہیں کرتے جن کے ذریعے علاقائی سمندر کو تین میل سے آگے بڑھا دیا جائے۔ ہم کبھی ایسے اقدام سے کبھی اتفاق رائے نہیں کر سکتے جس کے ذریعہ بین الاقوامی قانون پر براہ راست ضرب لگائی جائے۔ ہم اپنے اس موقف سے تمام لوگوں بالخصوص ان ملکوں کو آگاہ کر دینا چاہتے ہیں جو ہماری جغرافیائی حدود میں شامل ہوں۔

کمیشن سے اتفاق

جہاں تک علاقائی سمندر سے متصل منطقے کا تعلق ہے۔ ہم بین الاقوامی کمیشن کی اس تجویز سے اتفاق کرتے ہیں اور اس میں ہم اتنی ترمیم بھی چاہتے ہیں کہ اس منطقے میں ماہی گیروں کے حقوق بھی متعلقہ ملک کو دے دیئے جائیں۔ یہ تجویز اس لحاظ سے بھی بہت اچھی ہے کہ اس میں مختلف نظریات کو ہم آہنگ کر کے ایک درمیانی راستہ نکالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے میرا وفد اس تجویز پر انتہائی ہمدردانہ غور کرے گا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا۔ ہم جبری قبضے کے حامی نہیں ہیں۔ ہم وہی حقوق حاصل کرنے اور ان کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں جو جائز طور پر ہمارے ہوں۔ ہم اس سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھنا چاہتے۔ خواہ اس کا تعلق فضا سے ہو یا زمین سے یا سمندر سے۔

مسٹر بھٹو نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی قانون کو بتدریج ترقی دینے کی پرخلوص خواہش کے تحت میرے وفد کی یہ رائے ہے کہ تین میل کی کم سے کم حد باقی رکھی جائے اور یہی حد ایسی ہے جسے تمام قومیں قانونی طور پر تسلیم کرتی ہیں۔ ہم دوسرے وفود سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی اس حد تک کو تسلیم کر کے بین الاقوامی قانون کے احترام کو فروغ دیں۔

گندم کے حصول کے لئے چھاپے

بہاولپور ۔ ۱۹ر مارچ ۔ محکمہ خوراک کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ محکمہ خوراک کے عملے نے سابق ریاست کے مختلف مقامات پر چھاپے مار کر تین دن کے اندر تقریباً پانچسو ٹن گندم حاصل کر لی ہے۔ اسی طرح فروری ۱۹۵۸ء میں بہاولپور سے بہاولنگر اور رحیم یار خان کے اضلاع سے ایک ہزار ٹن سے زائد گندم حاصل کی گئی ہے۔ اس افسر نے یہ بھی بتایا کہ فروری اور مارچ میں محکمہ خوراک کے عملہ نے دو درجن سے زائد مقامات پر چھاپے مارے ہیں جن بڑے بڑے زمینداروں کے ہاں سے گندم حاصل کی گئی ہے ان کے نام کی فہرست حکومت مغربی پاکستان میں بھیج دی گئی ہے۔

ژالہ باری سے دوسو افراد زخمی

نئی دہلی ۔ ۱۹ر مارچ ۔ جبل پور کے قریب شدید ژالہ باری سے ایک گاؤں میں دوسو آدمی زخمی ہو گئے اور بہت سی جھونپڑیاں برباد ہو گئیں۔

سیٹو ایک مؤثر تنظیم ہے

واشنگٹن ۱۹ر مارچ :۔ امریکی اخبارات نے منیلا میں جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) کی حالیہ کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے۔ کہ جنوبی ایشیا میں قیام امن کے لئے تنظیم کو ایک مؤثر اور اہم درجہ حاصل ہے۔ سیٹل (واشنگٹن) ٹائمز نے لکھا ہے کہ سیٹو نے قیام کے بعد اپنے گزشتہ تین سالہ دور میں جس پائیداری اور استحکام کا ثبوت دیا ہے اس پر سیٹو کونسل کے حالیہ اجلاس میں شرکت کرنے والے وزرائے خارجہ جائز طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

پاکستان نے ایک اور تباہ کن بحری جہاز حاصل کر لیا

لندن میں ”جہانگیر“ کو پاکستانی بحریہ کے حوالے کرنے کی رسم

لندن ۱۹ر مارچ ۔ برطانوی بحریہ کا ایک اور تباہ کن جہاز ”ایچ ۔ ایم ۔ ایس کرسپین“ کل پاکستان کے سپرد کر دیا گیا۔ اس کا نیا نام ”جہانگیر“ رکھا گیا ہے۔ جہاز کو پاکستان کے حوالے کرنے کی رسم ساؤتھیمپٹن کی گودی میں ادا کی گئی۔

پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ برطانیہ کی اہلیہ بیگم شائستہ اکرام اللہ نے نئے جہاز پر عرق کیوڑہ کی ایک بوتل توڑ کر جہاز کا نیا نام رکھنے کی رسم ادا کی۔

اس سے قبل ساؤتھیمپٹن کی گودی میں برطانوی بحریہ کے کنٹرولر اور تیسرے امیر البحر سر پیٹر ریڈ نے ”کرسپین“ کو پاکستان کے حوالے کیا اور مسٹر اکرام اللہ نے حکومت پاکستان کی جانب سے اسے قبول کیا۔ جس کے بعد ”جہانگیر“ پر ایک مختصر مذہبی رسم ادا کی گئی۔ باضابطہ منتقلی کے بعد جہاز کا سفید پرچم اور یونین جیک اتار کر پاکستان کا پرچم اور پاکستانی بحریہ کا جھنڈا لہرا دیا گیا

پاکستانی ہائی کمشنر اور پورٹسمتھ کے کمانڈر انچیف سر گائی گرینتھم نے ایک گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ جو پورٹسمتھ اور پاکستانی بحریہ کے بحری سپاہیوں نے پیش کیا تھا۔

تباہ کن ”ایچ ایم ایس کرسپین“ برطانوی شاہی بحریہ کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا

- - - - - - - - -

اب اسے پاکستانی بحریہ کے لئے جدید آلات اور ساز وسامان سے آراستہ کر دیا گیا ہے ”کرسپین“ کو ۱۹۴۶ء میں برطانوی بحریہ میں شامل کیا گیا تھا اور برطانوی بحریہ کے متعدد بیڑوں کے ساتھ دنیا کا دورہ کر چکا ہے۔

انتظامی حلقوں میں کراچی کی تقسیم

کراچی ۱۸ر مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی کا نظم ونسق بہتر بنانے کی غرض سے شہر کو کئی علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

- - - - - - - - -

اس کی ضرورت کراچی کی آبادی میں اضافہ اور شہر کی توسیع سے پیدا شدہ مسائل کے باعث محسوس کی گئی ہے شہر کو اضلاع اور دیہات میں تقسیم کرنے کے بعد میونسپل کارپوریشن میں ان کی نمائندگی بھی بڑھائی جائے گی بعض مضافات مثلاً ملیر ۔ ڈرگ روڈ ۔ کالونی ۔ لانڈھی ۔ سندھ انڈسٹریل ایریا وغیرہ کو ابھی کارپوریشن میں نمائندگی حاصل نہیں ہے۔ شہر کی تقسیم کے بعد کراچی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ان کی ترقی کے لئے کام شروع کرے گی۔

جنوبی افریقہ میں نعروں پر پابندی

پریٹوریا (جنوبی افریقہ) ۱۸ر مارچ ۔ جنوبی افریقہ کے جن علاقوں میں جنوبی افریقہ کانگرس کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ ان میں کانگرس کے نعرے لگانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ افریقنوں کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔

امتناعی احکام کے تحت کوئی شخص اگر کسی مقررہ علاقے میں کانگرس کی رکنیت جاری رکھے گا۔ اس کا رکن بنے گا۔ اس کے نعرے لگائے گا یا کسی اور صورت میں یہ ظاہر کریگا کہ وہ کانگرس سے وابستہ ہے تو اسے تین سو سٹرلنگ جرمانہ تین برس کی قید یا دونوں کی سزا دی جا سکتی ہے۔ امتناعی احکام ٹرانسوال کے بعض حصوں میں فوری طور پر نافذ کئے جا سکتے ہیں۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ افریقی امور کے وزیر سرکاری گزٹ میں ایک نوٹس شائع کر کے یونین کے جس علاقے میں چاہیں یہ پابندی عائد کر سکتے ہیں۔ اس اعلان پر جنوبی افریقہ کے گورنر جنرل کے دستخط ہیں اور اس کی تمہید میں کہا گیا ہے کہ کانگرس کی سرگرمیاں افریقہ کے امن وامان رکھنے اور اچھی حکومت کے لئے مضرت رساں ہیں۔

امریکی فضائیہ روس کو مٹا سکتی ہے

ڈلس (ٹیکساس) ۱۸ر مارچ امریکی فضائیہ کے چیف آف سٹاف جنرل ڈلاس ڈی وہائٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی فضائی طاقت اس قدر زیادہ ہے کہ ہم روس کو دو تین بار دنیا کے نقشہ سے مٹا سکتے ہیں

جنرل ٹامس نے اخبارات کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ ایک سال میں امریکی فضائیہ کی کارکردگی میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے اور یہ ترقی مسلسل جاری ہے انہوں نے کہا کہ پچاس ہزار افراد کے کم ہونے کے باوجود امریکی فضائیہ ترقی کی راہ پر تیز سے گامزن ہے۔

ربوہ میں نامور برطانوی اور روسی سائنسدانوں کی آمد (بقیہ صفحہ اوّل)

لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ آپ نے کالج کیمسٹری تھیٹر میں "سائنسی علوم کی تفہیم" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے فی زمانہ سائنسی علوم سے واقفیت حاصل کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ سائنسی علوم اور ان کی روزافزوں ترقی کا سوسائٹی اور معاشرہ پر براہِ راست اثر پڑتا ہے اور اس اثر کا حلقہ رفتہ رفتہ اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ دنیا کا کوئی حصہ اور کوئی عالمی مسئلہ اس کے اثر سے آزاد نہیں ہے۔ اندریں حالات فی زمانہ سائنسی علوم کو سمجھنا اور ان کے اثرات سے پوری واقفیت حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا اس میں شک نہیں سائنس کے غلط استعمال نے دنیا کو کئی لحاظ سے مشکلات میں بھی ڈال دیا ہے تاہم اس کے صحیح استعمال کے احساس کو اجاگر کرنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ ان علوم پر دسترس حاصل کی جائے اور ان کے اُن فوائد سے آگاہی حاصل کی جائے کہ جن کی مدد سے انسانی زندگی کو زیادہ خوشگوار اور خوش حال بنایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آبادی کی کثرت۔ بیماریوں کا انسداد زرعی پیداوار میں اضافہ اور اسی قسم کے بے شمار مسائل ایسے ہیں جن کو سائنسی علوم کی مدد سے خاطر خواہ طریق پر حل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ان میدانوں میں سائنس کے بل پر انسان نے کچھ کم ترقی نہیں کی ہے۔ بالخصوص جوہری توانائی کے پُرامن استعمال کے نئے نئے امکانات نے حقیقت کا جامہ پہن کر زندگی کے ہر شعبہ میں ایک نئے اور خوش آئند انقلاب کی طرح ڈال دی ہے۔ سائنس کے غلط استعمال کی وجہ سے اس وقت جو تاریک بادل چھائے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں صحیح استعمال کا احساس اجاگر ہونے کے ساتھ ساتھ بالآخر وہ چھٹ جائیں گے اور دنیا ایک نئے اور خوش آئند دور کا خیر مقدم کرے گی۔ جو سائنسی علوم کی صحیح تفہیم کا مرہون ہوگا۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے ادا کئے۔

مصنوعی سیارے اور کاسمک پرواز

روسی سائنسدان مسٹر سیڈوف اور پروفیسر نکیتان ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء کو ربوہ تشریف لائے۔ یہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد مسٹر سیڈوف نے کالج یونین کے سیکرٹری صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی زیر صدارت ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کالج ہال میں مصنوعی سیاروں اور کاسمک پرواز کے موضوع پر لیکچر دیا جس میں آپ نے اُن مشکلات پر تفصیل سے روشنی ڈالی جو خلاء کے اندر انسانوں کی پرواز کو ممکن بنانے کی راہ میں حائل ہیں اور جن پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

برق رفتاری کی انتہا

دوران تقریر میں آپ نے بتایا کہ اب تک تیز سے تیز رفتار والا جو ہوائی جہاز بنایا گیا ہے اس کی رفتار اعشاریہ ایک کلومیٹر فی سیکنڈ ہے۔ یعنی قریباً ایک سو گز فی سیکنڈ اس کے بالمقابل وہ راکٹ جو مصنوعی سیارے کو خلاء میں پہنچاتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دس ہزار گز فی سیکنڈ کی رفتار سے پرواز کرے۔ یعنی اس کے واسطے تیز سے تیز رفتار ہوائی جہاز کی انتہائی رفتار سے سو گنا زیادہ رفتار درکار ہوتی ہے پھر اس رفتار کا ہر طور مسلسل اور یکساں ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی خرابی کی وجہ سے اس رفتار میں دس گز فی سیکنڈ کی کمی یا بیشی ہو جائے تو مصنوعی سیارہ اپنے مقررہ مدار پر قائم نہیں رہ سکتا۔

اجسام کا وزن اور اس کی اہمیت

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر سیڈوف نے کہا۔ رفتار کی اس سرعت اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے حالات میں انسان کا خلاء میں زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں کشش ثقل کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس کے معنے یہ ہیں کہ انسانی جسم میں وزن باقی نہیں رہتا۔ اب چونکہ انسانی حیات کشش ثقل کی عادی ہے اسلئے اس کشش اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے حالات کے یکسر مفقود ہو جانے کے باعث وہ برقرار نہیں رہ سکتی۔ سائنسدانوں کی کوشش یہ ہے کہ وہاں انسان کو مصنوعی وزن دیکر اس مشکل پر قابو پایا جائے۔ اُن کا خیال ہے کہ Rotatory motion کا عمل وارد کر کے مصنوعی وزن کی کیفیت پیدا کی جا سکتی ہے۔ اگر اس میں کامیابی حاصل ہو جائے تو پھر انسان کا خلاء میں پرواز کرنا ممکن ہو سکتا ہے۔

شہاب ثاقب سے خطرہ

خلاء کے اندر پرواز کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر سیڈوف نے کہا۔ مصنوعی سیاروں کو سب سے زیادہ خطرہ شہاب ثاقب سے ہے۔ ان کے ٹکرانے سے مصنوعی سیارہ کا درجہ حرارت لکھوکھا سینٹی گریڈ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ اور اسی قسم کی بعض دوسری مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور توقع ہے کہ ان پر قابو پانے کے بعد آئندہ بیس سال میں انسان چاند تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیگا۔

آپ کی یہ پُر از معلومات تقریر قریباً پون گھنٹے تک جاری رہی جس کے بعد سوالات کا بھی موقع دیا گیا۔ آپ نے طلبہ کے متعدد سوالوں کا جواب دیکر مصنوعی سیاروں اور متعلقہ مسائل کے بعض اور پہلوؤں کو اُجاگر کیا۔

لیکچر کے بعد مسٹر سیڈوف اور پروفیسر نکیتان تین بجے سہ پہر کے قریب بذریعہ موٹر کار لاہور روانہ ہو گئے۔

قومی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں ری پبلکن امیدوار کی کامیابی

لاہور ۲۰ مارچ۔ ری پبلکن امیدوار پیر نادر علی شاہ کل پندرہ کے مقابلہ میں ۲۳ ووٹ حاصل کر کے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے۔ یہ نشست پیر علی محمد راشدی کے سفیر مقرر ہونے کے باعث خالی ہوئی تھی۔ ضمنی انتخاب کے لئے پولنگ مغربی پاکستان اسمبلی میں ہوئی۔ پیر محفوظ علی نے اپنا نام واپس لے لیا تھا۔ چنانچہ ضمنی انتخاب کے لئے صرف دو امیدوار پیر نادر علی شاہ (ری پبلکن) اور مسٹر اے کے بروہی (مسلم لیگ) میدان میں رہ گئے تھے۔ پولنگ میں مغربی پاکستان سے تعلق رکھنے والے اڑتیس ارکان پارلیمنٹ نے حصہ لیا۔ میاں افتخار الدین علالت کے باعث پولنگ میں حصہ نہیں لے سکے۔ پیر نادر علی شاہ نے ۲۳ ووٹ اور مسٹر بروہی نے پندرہ ووٹ حاصل کئے۔

درخواست دعا

مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب جسونت بلڈنگ لاہور پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور وہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(احمد حسین کاتب ربوہ)